رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروبار متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر: غلام نبی ٭ اسسٹنٹ: مہر محمد خان

فہرست مضامین

نمبر ۸۷ | مورخہ ۱۹ مئی سنہ ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت گذشتہ ایام کی نسبت کسی قدر اچھی ہے۔

صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب روزانہ ایک پارہ قرآن کریم تراویح میں سُناتے ہیں۔ اور جناب حافظ روشن علی صاحب روزانہ ایک پارے کا درس دیتے ہیں۔ افسوس ہے کہ بیرونی احباب میں سے بہت کم ان فیوض سے فائدہ اٹھانے کے لئے آئے ہیں۔

مسجد مبارک میں قریباً روزانہ کسی نہ کسی صاحب کی طرف سے افطاری کے لئے شربت کا انتظام ہوتا ہے۔

جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اور مولوی جلال الدین صاحب فاضل مولوی ... مضمون کی بنا پر حکیم ابو تراب عبد الحق امرتسری

امریکہ میں پہلی مسلمان مبلغہ خاتون

ممالک متحدہ امریکہ کے شہر ڈیٹرائٹ کے مقامی اخبار ڈیٹرائٹ نیوز نے اپنے ۱۳ مارچ ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں صدیقۃ النساء راحت اللہ نو مسلمہ کا فوٹو دیا ہے اور اس کے ساتھ ایک مختصر سا آرٹیکل بھی لکھا ہے جس کا ترجمہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ جو ناظرین کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ ساتھ ہی ہم اس معزز خاتون کے کلام میں سے۔ ان دو شعروں کا ترجمہ بھی درج کرتے ہیں۔ جو اس اخبار نے اس کے فوٹو کے ساتھ شائع کئے ہیں۔ ان دو شعروں سے ہی ناظرین اس خاتون کا نور اسلام سے محبت اور تبلیغی جوش کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

صدیقۃ النساء راحت اللہ جو قبول اسلام اور اپنا اسلامی نام اختیار کرنے سے قبل مسز ایلدرے کلارک (مقیمہ ۲۲ ہسٹن ایوینیو) کہلاتی تھیں۔ ممالک متحدہ امریکہ میں اسلام و قرآن کی تبلیغ کرنیوالی پہلی مسلمان مبلغہ ہیں۔ وہ مفتی محمد صادق صاحب کی ڈیٹرائٹ میں تبلیغی کوششوں میں مدد کرینگی۔ راحت اللہ خاتون امریکہ کی باشندہ ہیں۔ جو انڈیانا میں پیدا ہوئیں۔ اور کئی سال تک مذہب کا مطالعہ کرتی رہیں۔

وہ ایک بار بحر الکاہل کے ساحل کی طرف گئیں۔ جہاں انہیں ایک سوسائٹی سے جس نے مشرقی علم کلام کا مطالعہ و مہارت حاصل کی تھی۔ دلچسپی پیدا ہوگئی۔ شہر نیویارک کو واپس آنے پر ان کی سید محمود وجیہ گیلانی سابق ... مصنف ... کی ... مورمن کی طرف ... علم ... سے ... خوب

گئے تھے۔ واقفیت پیدا ہوگئی۔ چونکہ گیلانی صاحب محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اولاد سے تھے۔ امریکہ کے مسلمانوں نے ان کا احترام سے استقبال کیا۔ مگر غلبائن کو پہنچنے سے قبل ہی ان کا انتقال ہو گیا۔

مفتی محمد صادق صاحب ہندوستان سے امریکہ تبلیغ اسلام کے لئے آ گئے۔ اور مسز گاربر کی گیلانی صاحب سے واقفیت کا علم ہونے پر انہوں نے اس خاتون سے خط و کتابت شروع کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے اسلام قبول کرلیا۔ اور اپنے لئے صدیقہ نام پسند کیا جو عربی زبان میں سچی اور وفادار کو کہتے ہیں۔ اور رحمت اللہ کے معنے ہیں۔ جسے اللہ کا امن حاصل ہو۔

اپنی قبولیت اسلام کا ذکر کرتے ہوئے مسز گاربر بیان کرتی ہیں۔ کہ مسلمانان امریکہ نے میرے ساتھ ایسا ہمدردانہ سلوک کیا۔ اور مجھے ایسی تسلی بخش واقفیت اسلام کے متعلق حاصل ہوئی۔ کہ مذہب اسلام میں داخل ہونا میرے لئے آسان ہو گیا۔

مسز گاربر نے کئی ایک تبلیغی غزلیں اور گیت تصنیف کئے ہیں۔ جو سلسلہ احمدیہ کی امریکہ میں تبلیغی مہم میں کام میں لائی جائینگی۔ احمدیہ سلسلہ احمد نبی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ جو ہندوستان میں پیدا ہوئے ہیں اور جنہوں نے ایک مدرسہ ایسے مبلغین کے لئے جو دنیا کے تمام حصوں میں اسلام کی تعلیم پھیلانے کے لئے تیار کئے جا رہے ہیں۔ قائم کیا ہے۔ مسز گاربر جیسا کہ وہ بیان کرتی ہیں۔ مقامی تبلیغی کوششوں کے اختتام پر ڈیٹرائٹ سے ہندوستان بغرض تعلیم بطور معلمہ قرآن و مبلغہ سلسلہ احمدیہ جائینگی۔

ترجمہ اشعار :-

(۱) میں اسلام کی خوبصورتی کا عالم جو اس کے چمکتے ہوئے نور کی مشعل سے روشن ہے۔ رات میں دیکھتی ہوں۔

(۲) رات کی ظلمت میں میں اس سفر میں اپنے آپ کو اس طرح آگے بڑھتے ہوئے پاتی ہوں۔ جس طرح دریا وادیوں میں سے چکر لگاتا ہوا جاتا ہے۔

اخبار احمدیہ

ولی عہد صاحب کشمیر کا شکریہ

احمدیہ جماعت کو جنرل راجہ سر ہری سنگھ صاحب بہادر کے سی۔ آئی۔ ای۔ ولی عہد بہادر ریاست کشمیر کے گرانبہا عطیہ مبلغ دو صد روپیہ کی اطلاع دی جاتی ہے۔ جو مسجد احمدیہ نوشہرہ کی تعمیر کے لئے انہوں نے عطا فرمایا ہے۔ جس کا ہم شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کی دینی اور دنیوی بہتری کے لئے دعا کرتے ہیں۔ چندہ کی تحریک حکیم خواجہ کرم داد صاحب احمدی جمونی نے کی تھی۔

ناظر امور عامہ قادیان

ظفروال میں حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان

ظفروال ضلع سیالکوٹ میں ایک حافظ قرآن شریف ہے جس کا نام عبد اللہ ہے۔ عرصہ قریباً آٹھ سال کا ہوا۔ جبکہ یہاں چودہری محمد حسین صاحب دفتر قانونگوئی تھے۔ اور ڈاکٹر محمد رمضان صاحب مرحوم ہسپتال میں سب اسسٹنٹ سرجن تھے۔ ان دونوں احمدی احباب مسجد کشمیریاں میں نماز ادا کیا کرتے تھے۔ یہ حافظ صاحب اس مسجد میں موذن تھے۔ اور احمدی صاحبان کے ساتھ ہمیشہ برسر پیکار رہتے تھے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی بہانہ لڑائی کے لئے ڈھونڈتے رہتے تھے۔ ایک روز حافظ مذکور نے مسجد میں قفل لگا دیا۔ ڈاکٹر صاحب نے دریافت کیا کہ مسجد میں قفل لگانے کی کیا وجہ ہے۔ جس پر حافظ طیش میں آ گیا۔ اور چودہری صاحب و ڈاکٹر صاحب موصوف کو غلیظ گالیاں دینے لگا۔ آخر خدا تعالیٰ کی گرفت کے نیچے آ گیا۔ اسوقت سے لیکر اب تک یہ مرض جنون میں مبتلا ہے۔ اور قرآن شریف کلیۃً بھول گیا ہے۔ اور سورہ فاتحہ بھی نہیں جانتا۔ اب ایک نانبائی کی دوکان پر بیٹھا رہتا ہے۔ اور ہوا کو گالیاں نکالتا ہے اور درختوں کو ڈنڈے مارتا ہے۔ کیا کوئی سعید روح اس سے عبرت حاصل کریگی۔

نیازمند قائم الدین سکرٹری انجمن احمدیہ ظفروال

درخواست دعا

تمام احمدی برادران سے گذارش ہے کہ بندہ کو اور بندہ کے بھائی کو ایسی ملازمت ملنے کے لئے دعا فرمائیں جس میں دین اسلام کی خدمت کا موقع بہت بہت مل سکے۔ محمد عبد العلی احمدی از روہڑی

اہلیہ عزیز حکیم ولی الدین صاحب احمدی سخت بیمار ہے احباب سے بمنت التجا ہے کہ مریضہ کی صحت یابی کے لئے دعا فرماویں۔ عبد الغفار احمدی ونہ گام پانڈی پور کشمیر۔

نایاب کتابوں کی طباعت

دفتر تالیف و اشاعت حسب ذیل نایاب کتب چھپوانا چاہتا ہے۔ ان کتب کی خریداری کیلئے جو صاحب پیشگی قیمت ارسال کرینگے۔ ان کو بیس فیصدی رعایت دی جائیگی۔ کتب فروش اصحاب کے لئے فائدہ اٹھانے کا بہت اچھا موقع ہے۔ حسب ذیل کتابیں چھاپی جائینگی۔ جن کی قیمت کا سرسری اندازہ پیش کیا جاتا ہے

نام کتاب	سابقہ قیمت	قیمت اندازہ موجودہ
(۱) حقیقۃ الوحی	للعہ	عہ
(۲) ازالہ اوہام	عہ۱	للعہ
(۳) سرمہ چشم آریہ	۱۲؍	عہ
(۴) حقیقۃ النبوۃ	۶؍	للعہ

ناظر تالیف و اشاعت قادیان

وی پی الفضل کے

میں ایک سے زیادہ مرتبہ عرض کر چکا ہوں کہ خریداران الفضل سے جس صاحب کی قیمت ختم ہو وہ بذریعہ منی آرڈر آئندہ کیلئے قیمت بھیجدیا کریں وی پی میں بہت جھمیلا ہے اول تو ہمارا کام بڑھتا ہے حتیٰ کہ اس کے لئے ایک کلرک زائد رکھنا پڑا ہے پھر چھ چھ ماہ تک بعض اوقات قیمت وصول نہیں ہوتی۔ اور فریقین شکایت کرتے ہیں میں نے یہ طریق بھی جاری کیا تھا کہ قیمت ختم ہونے سے پندرہ روز پہلے ایک کارڈ اطلاعی لکھ دیا کریں۔ چونکہ جلسہ سالانہ پر بعض احباب نے شکایت کی تھی کہ وی پی سے پہلے ہمیں اطلاع خاص ہونی چاہیئے تاکہ روپیہ مہیا کریں۔ لیکن یہ طریق بھی ہمارے لئے مضر ثابت ہوا۔ وجہ یہ کہ دوستوں نے بجائے قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنے کے یہ لکھنا شروع کر دیا۔ فلاں مہینے ہم قیمت دینگے۔ فی الحال اخبار جاری رکھیں۔ حالانکہ ہم کیا بلحاظ قواعد کیا بضرورت قلت سٹاف مجبور ہیں کہ یہ قاعدہ کا جھمیلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۹ مئی سنہ ۱۹۲۱ء

افریقہ میں احمدیت

چار ہزار احمدی

دارالتبلیغ کے مستقل قیام کی تجاویز

اصلاحات کا نفاذ

پہلی احمدیہ گولڈ کوسٹ کانفرنس عید ضحیٰ پر

سالٹ پانڈ ہندوستان [illegible] بر اعظم افریقہ [illegible] گولڈ کوسٹ

کی نوآبادی کے اندر ایک چھوٹا سا قصبہ سالٹ پانڈ کے نام سے مشہور ہے۔ نوآبادی کے صوبہ وسطی کا صدر اور فینٹی قوم کا مرکزی مقام ہے۔ آبادی صرف ۶ ہزار نفوس ہے۔ مقامی مسلمان کوئی نہیں۔ بورنو سے آتے ہوئے ہوسا لوگ یا لیگوس کے باشندے مسلمان ہیں۔ جو بغرض تجارت یہاں آتے ہیں۔ ان لوگوں نے مسجدیں بھی بنائی ہیں۔ دو مسجدیں ہیں۔ اصل آبادی تمام عیسائی یا بت پرست لوگوں پر مشتمل ہے۔ دو مسیحی مدارس و گرجا ہیں۔ انہیں سے ویزلین گرجا بہت شاندار ہے۔ تجارت کی وجہ سے یہاں کی رونق بڑھ رہی ہے۔ نصف درجن سے زیادہ یورپین یہاں کام کرتے ہیں۔ جو ہر سال یا ۱۸ ماہ کے بعد چھ ماہ کے لئے ولایت چلے جاتے ہیں۔ رومن کیتھولک پادری فرانسیسی ہیں۔ ویزلین دیسی ہے۔ مسیحی مدارس و مشن

اب اپنا خرچ نکال لینے کے قابل ہیں۔ کیونکہ گرجوں کے ممبر متمول رؤسا اور عہدہ داران سرکاری ہیں۔ گرجوں کو چندہ نہ صرف یہی دیتے ہیں۔ بلکہ سفید آدمی کی رغبت بت پرستوں پر بھی طاری ہے۔ اور وہ بھی برابر گرجوں کے چندوں میں حصہ لیتے ہیں۔ مسلمان مقامی و غیر مقامی سب جاہل ہیں۔ ہمارا دوست مسٹر عبد الرحمن پیڈرو جو لیگوس کا رہنے والا ہے صرف ایک پڑھا لکھا مسلمان ہے۔ اور اچھا عمدہ صاف ذاتی مکان رکھتا ہے۔ جہاں میں عارضی طور پر ٹھہرا ہوا ہوں اور مسٹر پیڈرو کا اپنے خرچ پر رہنے والا مہمان ہوں۔

فینٹی مسلمان اور سفید مبلغ کی ضرورت

علاقہ فانٹی میں ۱۸۸۷ء سے اسلام شروع ہوا۔ اور اسوقت چار ہزار سے زیادہ فینٹی مسلمان ہیں۔ ان لوگوں میں ایک خاص نظام ہے۔ گو جاہل ہیں۔ مگر نظام کے پابند ہونے کے سبب انکی ہستی قائم ہے۔ ہر مقام پر ایک امیر۔ ایک امام اور ایک مؤذن اور مسجد ہے۔ امیر Chief کہلاتا ہے۔ اور ان سب امیروں پر ایک امیر المومنین یا چیف [illegible] اسوقت ان مسلمانوں کا امیر اعظم مہدی نام بوڑھا فینٹی چیف ہے۔ [illegible] اسلام قبول کیا۔ اور اسوقت [illegible] تبلیغ میں مصروف رہا۔ اور جس قدر فینٹی مسلمان ہیں۔ اس کی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ اس کی آنکھیں خراب ہو گئی ہیں۔ اور بہت بوڑھا ہے۔ اُسے غم تھا۔ کہ اس کے بعد مسلمان جو جاہل ہیں۔ جن کو اسلام درست طور پر نہیں سکھایا گیا۔ کہیں مرتد نہ ہو جائیں۔ اور سفید عیسائی مشنری کے رعب میں آکر اسلام کو خیرباد نہ کہدیں۔ اس لئے اس کی سعید روح کو خیال ہوا کہ ایک Whiteman (سفید مبلغ) بلایا جائے۔ کیپ کوسٹ سابق پایہ تخت گولڈ کوسٹ میں اسکو ایک شامی مسلمان ملا جو بغرض تجارت وہاں رہتا ہے۔ اس نے مفتی محمد صادق صاحب کا پتہ دیا۔ اور چیف مہدی نے روپیہ جمع کر کے لنڈن بھیجدیا تا سفید مبلغ سیاہ فام لوگوں میں آئے اور تبلیغ اسلام کر کے عزت اسلام دکھائے۔

اکرافل میں مسلمانان فینٹی کا پہلا دربار

چونکہ دو سال سے مبلغ کی بلائی تھی۔ مگر ہماری طرف سے التوا پر التوا ہوتا رہا۔ اس لئے عوام میں ایک قسم کی بدگمانی سی پیدا ہو گئی تھی۔ اور کہنے لگے تھے۔ کہ روپیہ ضائع ہو گیا۔ کوئی سفید آدمی نہیں آئیگا اور سفید آدمی مسلمان ہی نہیں ہوتے۔ میں نے بھی انگلستان سے اپنی روانگی کی اطلاع نہ دی۔ سیرالیون سے ایک تار دیا۔ اور دوسرا سکنڈی سے۔ ان تاروں پر چنداں اعتبار نہ کیا گیا۔ جب میرے یہاں پہونچنے کی خبر ہوئی۔ تو خاص آدمی مختلف گاؤں سے خبر کی تصدیق کے لئے بھیجے گئے۔ اور بالآخر امیر کا نقیب آیا کہ مجھے دیکھ جائے۔ اس تسلی کے بعد ۱۱ مارچ کو اکرافل نام مقام میں جہاں امیر مہدی رہتے ہیں۔ جلسہ قرار پایا۔ اور میں مع ترجمان موٹر میں (کیونکہ اس ملک میں اور کوئی سواری نہیں۔ گھوڑے۔ اونٹ گدھے۔ بیل مفقود ہیں) ساحل سے ۲۴ میل اندرون ملک میں گیا۔ اور میرا مسلمانان فینٹی سے باقاعدہ تعارف کرایا گیا۔

افریقہ کے ایک گاؤں میں غریب جاہل مگر مخلص لوگوں کا یہ مجمع قابل تذکرہ اور میرے سفر تبلیغ کا اہم واقعہ ہے۔ امیر کے چوبی مکان کے سامنے ۵۰۰ آدمیوں کا ایک مجمع تھا۔ اور بوڑھا مہدی بدوی لباس پہنے اس مجمع میں اپنے امراء کے حلقہ کے اندر بیٹھا تھا۔ میرے لئے دوسری طرف میز لگایا گیا۔ میرا ترجمان مساجد کے امام میرے اردگرد تھے۔ نقیب نے عصا نشان منصب ہاتھ میں لیکر امیر اور اس کے اعضاء کی طرف سے مجھے خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد خود امیر مہدی نے تقریر کی جس کا خلاصہ یہ تھا :۔ "۵۴ برس ہوئے میں مسلمان ہوا۔ مجھے حضرت اللہ اکبر آتا تھا اور یہی میرے ساتھ کے مسلمان دوسرے مسلمان جانتے تھے۔ اسوقت ہوسا لوگ (بورنو کے مسلمان باشندے) اور نہ لیگوس کے مسلمان آئے تھے۔ یہ سب لوگ بعد میں آئے۔ اور ان لوگوں نے ہمیں اسلام سکھایا۔ ہم جاہل ہیں۔ اسلام کا پورا علم نہیں۔ سفید آدمی مسیحیت سکھلانے آتے ہیں۔ میں بوڑھا ہوں۔ مجھے فکر تھی کہ میرے بعد یہ مسلمان مسلمان نہیں

میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ میری زندگی میں آپ آ گئے اور اب یہ مسلمان آپ کے سپرد ہیں۔ انکو انگریزی و عربی پڑھائی جائے۔ دین سکھایا جائے۔"

اس تقریر کا جواب میں نے تسلی آمیز الفاظ میں دیا۔ اور بتایا کہ اللہ نے تمہاری دستگیری کی۔ اور تمہاری سعادت کو دیکھا۔ اور اس جماعت کی طرف سے مبلغ آیا۔ جو زندہ اسلام پیش کرتی ہے۔ اور جو اس زمانہ میں صحابہ کی مثیل جماعت ہے۔ میری آنکھوں نے مسیح موعود مہدی معہود کو دیکھا۔ میرے کانوں نے اس کے مقدس منہ سے نکلتے ہوئے الفاظ کو سنا۔ میرے ہاتھوں نے اس برگزیدہ پہلوان اسلام کے پاؤں کو چھوا۔ پس مبارک ہو کہ خدا نے تمہاری مدد کی۔ اور اب انشاء اللہ فیجی مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کا کام احمدی جماعت کریگی۔

خطبہ جمعہ عربی میں

چونکہ یہاں خطبہ جمعہ عربی میں پڑھنے کا رواج ہے۔ اور رواج کو یکدم توڑنا مشکل کام ہے۔ اسلئے مسٹر بیڈر و نے مشورہ دیا کہ پہلی مرتبہ خطبہ عربی ہی میں پڑھا جائے۔ انگریزی کی نسبت عربی سمجھنے والے لوگ فیجی مسلمانوں میں زیادہ ہیں۔ اسلئے خطبہ عربی میں پڑھا گیا۔ اور اسمیں وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود کی آمد سے اور اسلام کے اصولوں سے حاضرین کو اطلاع دی گئی۔ میری زندگی میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ میں نے عربی میں وعظ کیا۔ میں خود حیران ہوں کہ یہ جرأت اور توفیق کس طرح ملی۔ ذٰلك فضل الله یؤتیه من یشاء۔

رؤساء کا نذرانہ

رؤساء فیجی نے عاجز کے اکرام میں نذریں پیش کیں۔ اور یہ نذریں انکے ذیل برحسب مراتب مشتمل تھیں۔ کوئی انڈے لایا۔ کوئی مرغی لایا۔ کوئی یام (دیسی خوراک) لیکر آیا۔ کوئی کیلے اور ناریل اور ایک بڑا آدمی بھیڑ لایا۔ جو اس ملک میں ۲۵ روپیہ پر ملتی ہے۔ اور اس کا گوشت واقعی بہت مرغوب تھا۔

یہ سب تحائف شکریہ کے ساتھ قبول کرکے میزبان کے سپرد کئے گئے۔ اور لوگوں کا اخلاص دیکھ کر مسیح پاک اور آپ کے آقا پر درود بھیجا۔ اور ان غرباء کیلئے دعا کی۔

اکرا فول کو واپسی

امیر مہدی نے درخواست کی کہ میں اکرا فول میں ایک ہفتہ ٹھہروں۔ گو آب و ہوا۔ خوراک کی بے انتظامی۔ میری کمزور طبیعت اجازت نہ دیتی تھی کہ میں ساحل سے دور ٹھہروں۔ مگر ان لوگوں کے اخلاص کو دیکھ کر میں نے منظور کر لیا کہ اچھا میں کل سالٹ پانڈ سے واپس آ جاؤں گا۔ اس عہد کے مطابق عاجز ۱۲ مارچ کو اکرا فول واپس آیا اور ایک ہفتہ ٹھہرا۔ گاؤں کے لوگوں کو جمع کرکے جنہیں گاؤں کا بت پرست نمبردار بھی تھا۔ تبلیغ کی۔ اور چند تعلیم یافتہ مسیحی نوجوان جنہیں ایک بیرسٹر تھا۔ ملنے کے لئے آئے اور بائبل کی پیشگوئیاں اسلام کی تعلیم حضرت مسیح موعود کی بعثت کا پیغام سنکر بہت خوش گئے۔ اور پھر کبھی ملنے کا وعدہ کیا۔ کوئی تعجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد اسلام میں داخل کرے۔ مسلمان یہاں بھی عام طور پر غریب و مفلس ہیں۔ مگر مسیحی بت پرست اکثر مالدار ہیں۔

تبلیغ کا کام سہل نہیں

ہمارے بعض دوست یہ خیال کیا کرتے ہیں کہ مبلغین کی زندگیاں راحت و آرام سے گذرتی ہیں۔ میں تو لنڈن میں بھی کثرت کام سے گھبرا کر ملق بیٹھے ہوئے اور جسم تھکان سے چور ہونے کی حالت میں اس خیال کی غلطی کا احساس کیا کرتا تھا۔ مگر افریقہ نے تو یہ امر ثابت کر دیا کہ تبلیغ جان جوکھوں کا کام ہے۔ اگر آپ میری خوراک پر نظر کریں تو آپ سادہ شوربا جس میں گھی یا مکھن نہیں ملاحظہ کرینگے۔ پانی کی جگہ چائے۔ اگر پی جائے تو خطرہ ہے کہ کہیں گنی ورم (Guinea Worm) ایک قسم کا کیڑا اندر نہ چلا جائے۔ کیونکہ پانی ندیا یا بارش کا ہے۔ دودھ نام کو نہیں۔ ڈبوں کے دودھ کا استعمال ہے اور ایک چھوٹا گلاس ۱۲ ار کو ملتا ہے۔ روزانہ ۵ گرین کونین اگر نہ کھاؤں تو بخار کی آمد کا خطرہ ہے۔ اگر فروٹ سالٹ نہ پیئوں۔ تو قبض ہو جاتی ہے۔ بہت غریب ہندوستانی گولڈ کوسٹ کی نذر ہو چکے ہیں۔ اور ۵ہم یورپین پادریوں کی ہڈیاں افریقہ کے اس ساحل کی خاک میں مدفون ہیں۔ ہندوستانی۔ سندھی سوداگر سات ماہ کے بعد اپنے آدمی (Palians) یس پالی نس جزائر کینیریز میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اور یورپین حکام و سوداگر و پادری ۱۸ ماہ بعد چھ ماہ کی رخصت پر ولایت چلے جاتے ہیں۔ غرض افریقہ کے اس ساحل پر تبلیغ کا کام جہاں تک جسمانی آرام کا تعلق ہے سہل نہیں۔ باوجود ان حالات کے میں نے اپنے میزبان امیر مہدی کی درخواست قبول کی۔ اور ۱۸ میل موٹر میں جاکر افریقہ کے چار میل مگر ہندوستان کا سو گھنٹہ کا راستہ جنگل میں سے پیدل چلکر طے کیا۔ سورج تیزی سے باتیں کرنی چاہتا تھا۔ پیاس مجھ سے جنگ کر رہی تھی۔ پیاس بجھانے کی گولیاں جو میرے دوست مسٹر سکواجی مینیجر کارخانہ ادویات بوٹس نے میرے ساتھ کر دی تھیں۔ اب کام نہ دیتی تھیں۔ قریباً غش کا سا حال تھا۔ اور علاقہ ہمیر پور میں قصبہ راٹھ جاتے ہوئے کل پہاڑ نام مقام پر جس طرح مجھے غش آیا تھا۔ اور جس طرح روہڑ سے واپسی پر شیخ عبور کرکے راہوں آتے ہوئے حالت تھی۔ وہی سماں تھا۔ مگر ہندوستان میں پانی مل سکتا تھا۔ شربت مہیا تھا۔ دودھ کی لسی میسر تھی۔ اور پھر محمد یوسف نوکر کا ساتھ تھا۔ یہاں نہ کوئی میری سمجھے اور نہ میں ان کی سمجھوں۔ ترجمان He کی جگہ she اور she کی جگہ He بولتا ہے اور بعض اوقات پورے طور پر مطلب نہیں سمجھتا۔ ایسی حالت میں غریب نیم برہنہ مسلمان مرد و عورتیں اخلاص سے اور گاؤں کے تمام برہنہ بچے اور نیم برہنہ (صرف جسم کے نچلے حصہ پر کپڑا) عورتیں سفید آدمی کے دیکھنے کی غرض سے جمع تھیں۔ میرا دل ایک طرف رونے کو چاہتا تھا اور دوسری طرف غریب مسلمانوں کی محبت پر خوشی سے پُر تھا۔ شدت پیاس سے مجبور ہو کر سڑا ہوا بدبودار پانی پینے پر آمادہ تھا کہ ایک مسلمان ناریل توڑ کر اس کا پانی لایا۔ اور میں نے اللہ کا شکریہ ادا کرکے پی لیا۔ اور راستہ میں دو تین دفعہ ناریل کا تازہ پانی پی کر گذارہ کیا۔ غریب امیر کے صدر میں پہنچکر جب ملازم سے کہا کہ چائے بناؤ اور چند منٹ اس امید میں صرف کئے کہ اب چائے آتی ہے۔ مگر ملازم نے انگریزی جواب دیا Tea no maira Salt Pand left. صاحب! چائے نہیں، سالٹ پانڈ

رہ گئی - اللہ ہی جانتا ہے - کہ قلب کی کیا حالت تھی - اور کس طرح اللہ اللہ کہہ کے رات کاٹی - صبح کو چھ میل پرے کے ایک گاؤں سے جا کے کا چھوٹا ٹین تین روپے میں خرید کر دیا - اور پانی کی مشکل رفع ہوئی۔ ان امور کے ساتھ اگر اس امر کو بھی شامل کر لیا جائے قادیان سے روپیہ نہیں پہونچا - غریب دیہاتی کامل نظام نہ ہونے کے باعث اخراجات برداشت نہیں کر سکتے - خرچ لنڈن سے زیادہ ہے - تو پھر میرے مشکلات کا اندازہ ہو سکتا ہے - اور میرا کام آسان نہیں - ہاں میں یہ کہنا بھول گیا کہ یوروپ کے ہو سالوگ جو مسلمانوں کے ایک طرح مذہبی حکمران بنے ہیں - میری آمد کے مخالف اور میرے مخالف ہیں۔

الحمد للہ کہ میں بہت خوش ہوں

باوجود ان مشکلات کے میں بہت خوش ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر نازاں ہوں - سرد عیش و عشرت کے ملک سے رخصت ہو کر گرم سخت زندگی کی سرزمین میں کام کرنے پر رضامند ہو کر بطیب خاطر یورپ سے افریقہ آ گیا اور اللہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں - کہ اللہ تعالیٰ نے میری اس ناچیز قربانی کو قبول کیا - اور اس قلب کو جو اس امر پر رضامند ہے - کہ اگر جان بھی جائے تو کیا ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

دیکھ لیا - میں نے ان ایام میں حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی - اور پھر سیدنا مسیح پاک کو دیکھا - اور حضرت خلیفہ اول و خلیفہ ثانی کی زیارت کی - مولوی سید سرور شاہ صاحب - شیخ اسمٰعیل صاحب سرسادی اخویم قاضی عبد اللہ صاحب - عزیز الدین صاحب لنڈن اور عبد السلام خلف حضرت خلیفہ اول کو دیکھا اور ان سب کے علاوہ حضرت حسان رضی اللہ تعالےٰ کی زیارت کی ہے - یہ سب رؤیا مبشر اور اس مشن کی قبولیت پر دال ہیں - اور الحمد للہ کہ میں اس عزت پر خوش ہوں ؛

دوسرے جلسہ کی تیاری

۱۸ مارچ کو دوسرا جلسہ اکرا میں قرار پایا تھا - اور پنجشنبہ کی شب سے جلوس آنے اور میرے مکان (جو شہر پر دوں منے دیہاتی طرز پر آراستہ ہے) کے سامنے سے گذرنے شروع ہوئے ہر جلوس کے ساتھ ایک جھنڈا اور نعت پڑھنے والے ہیں نعت پڑھنے والے صل علے محمد سیدنا محمد صل علے محمد سیدنا محمد اپنے افریقی لہجہ و ادا میں عجیب طرح جسم ہلا کر پڑھتے ہیں مگر یہ منظر قابل دید اور نہایت سرور پیدا کرنیوالا تھا خصوصاً میرے قلب میں تو تعریف الٰہی کی نہریں جاری تھیں میں اپنی سابقہ و موجودہ حالت پر غور کرتا اپنی حیثیت و اپنے علم کو دیکھتا اور اپنے آپ سے سوال کرتا کہ یہ مجمع اور جلوس کس لئے ہیں ؟ لوگ عمدہ عمدہ لباس پہنکر کیوں آتے ہیں ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کیوں پڑھی جاتی ہے ؟ ان سوالات کا جواب ایک نہایت دل لبھانے والی دلکش دلربا آواز نے بالفاظ ذیل دیا۔

"تمہاری آمد کی خوشی پر"

میری آمد ہاں ہاں تمہاری آمد پر - آنسوؤں کی بوچھاڑ اور زبان کی تیز حرکت کے ساتھ مغرب سے طلوع ہونے والے نیر کے جلوس کے ساتھ صل علے محمد سیدنا محمد صل علے محمد سیدنا محمد پڑھا اور مسیح موعود اور اس کے مقدس خلفاء پر سلام بھیجے۔

ایک اور جلوس اور درد

یہاں پر یہ لکھ دینا بے محل نہ ہوگا کہ راستہ میں ایک گاؤں کے مسلمان مردوں اور عورتوں نے نعتیہ جلوس نکالا اور مجھے حلقہ میں لے صل علے محمد پڑھتے اور ناچتے ہوئے اپنے گاؤں کے سردار کے پاس لیگئے - جہاں ترجمان کی مدد سے میں نے اس پر سردار کو تبلیغ کی - اور اس سردار نے اظہار اخلاص کے طور پر ملاقات بازدید کی اور ۵ شلنگ کی نذر پیش کی یہ چھوٹا سا واقعہ ہے - مگر ان مسلمانوں کی محبت کا اظہار کرنا ان کے قلب کی حالت بتاتا اور ان کے نیم برہنہ ہو کر گانے اور ناچنے کی جاہلانہ قابل اصلاح رسم کا انکشاف کرتا ہے - آہ! کام بہت وقت کم آدمی کمیاب ہیں - ہر جگہ خرچ کی ضرورت - دل چاہتا ہے کہ محمد رسول اللہ کا نام لینے والے یہ غربا اپنے پڑوسی عیسائیوں کی طرح تعلیم یافتہ خوشحال اور مہذب ہوں۔

جلسہ اور تقریر اور خطبہ

پلے ۱۱ بجے صبح میرے مکان کے سامنے چوک میں قریباً ایک ہزار مخلوق خدا کا مجمع تھا - بعض ۴۰ اور ۵۰ میل سے چلکر آئے تھے - نقیب کی آواز پر محمد رسول اللہ کے بروز مسیح موعود کا ادنیٰ غلام سبز چوغہ اور لمبا جبہ پہنے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہم وطن ہم رنگ لوگوں کے مجمع میں پیغام حق سنانے کے لئے اپنی فرودگاہ سے اترا اور سر جھکا کر ادب سے کھڑے ہوئے - امراء اور عوام کو السلام علیکم کہکر بیٹھنے کا اشارہ کیا - اور سورہ جمعہ کی تلاوت کر کے انبیاء و خلفاء کے کام بتا کر (جیسا کہ منصب خلافت میں ہے) مسیح موعود کی آمد اور نیز لوگو نیز اللہ کے فضل کا اظہار کیا اور انکو دعوت دی کہ وہ اپنے کل متبعین جماعت احمدیہ میں شامل ہو جائیں - اور خلیفہ ثانی کا قائمقام ہونے کی حیثیت سے میں جو اصلاحات چاہوں - ان پر توجہ کریں - پلے ۱۱ بجے سے ۱ بجے تک تقریر رہی اور ترجمان نے خوب حق ترجمانی ادا کیا - جزاہ اللہ اسکے بعد خطبہ جمعہ میں جو انگریزی میں پڑھا گیا - اور جس کا ترجمہ ترجمان نے ساتھ ساتھ کیا تقریر کو جاری رکھا گیا اور ضروری نصائح کے ساتھ تبلیغ حق اور رسومات کی اصلاح اور سچے مسلمان بننے کی ہدایت کی ؛

مجوزہ اصلاحات

ان غریب مسلمانوں کی ہر بات قابل اصلاح ہے - نماز میں اصلاح کی ضرورت ہے - عادات میں اصلاح کی ضرورت، شادی و مرگ کی رسومات قابل اصلاح ہیں علم طرز زندگی بدلنے کے قابل ہے مگر یہ سب باتیں آہستگی کے ساتھ ہونگی اور میں نے اپنی تقریر میں کہا کہ اصلاحات تو بہت ہیں جو آپ لوگوں کو کرنی ہونگی مگر سر دست میں ذیل کی چند باتوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور وہ یہ ہیں"

(۱) آپ لوگوں کے رخساروں پر جو صلیب کا نشان بچپن میں چاقو گودا جاتا ہے جو چہرے کو خراب کرتا اور پھر غلامی عیسائیت کی علامت ہے اسے ترک کیا جائے اور آج کی تاریخ سے تمام فنٹی مسلمان بچوں کا چہرہ اس نشان سے پاک ہو (واضح رہے کہ مغربی افریقہ کی تمام سیاہ فام اقوام اپنی اپنی قوم کی علامت رکھتی ہیں اور بعض کے رخساروں پر ☰ بعض کے رخسار پر ||| اور بعض کے دوسری قسم کے نشانات بنائے جاتے ہیں) (۲) آئندہ تمام فنٹی لڑکوں کا ختنہ کیا جائے اور میں انشاء اللہ لیگوس سے ختنہ کرنیوالا آدمی بھجواؤں گا (۳) عورتیں چھاتیاں ننگی نہ رکھیں (۴) مرد جسم کے نچلے حصہ پر کوئی لباس پہنیں (۵) السلام علیکم اور وعلیکم السلام کے سوا اور سلام کی ضرورت نہیں (۶) گھٹنوں کے بل جھک کر آئندہ کسی کو سلام نہ کیا جائے ؛

۴ ہزار احمدی اور اصلاحات کا نفاذ

تقریر کے خاتمہ پر میں نے امیر اور ان کے اعضا وعوام کو دعوت دی۔ کہ وہ بیعت کا تار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بھجوائیں اور اصلاحات کے نفاذ کا فیصلہ کریں۔ نیز ایک ہزار پونڈ جمع کر کے سالٹ پانڈ میں دار التبلیغ بنائیں۔ بچوں کی تعلیم کیلئے مدارس کھولیں۔ مرکزی مشن کی مدد کریں اور آئیندہ ہر شخص کچھ ماہوار چندہ مقرر کرے۔ میرے اس مطالبہ کا جواب میں امیر نے کہا۔ کہ بعد مشورہ جواب دیں گے۔ چنانچہ دوسری صبح کو Concil of Elders مجلس کبرا نے فیصلہ کیا۔ کہ ہم سب لوگ اپنی جماعتوں سمیت احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ ہم مشن کیلئے شکر گذار ہیں۔ ہم غربا دعا کے محتاج ہیں ہمیں اسلام سکھلایا جائے۔ (۲) تمام اصلاحات کے لئے حکم کی تعمیل کرتے ہیں (۳) حسب الارشاد حتی الوسع چندہ جمع کرنے کی فکر کرتے ہیں۔

میں نے اس فیصلہ پر امیر اور اس کے رؤسا کا شکریہ ادا کیا۔ ان کے لئے دعا کی۔ اور مغربی افریقہ احمدیہ مشن کی طرف سے ایک خاص آدمی نو احمدیوں کی مردم شماری پر مقرر کر دیا۔ اور مشن کی طرف سے ختنہ کرنے والا آدمی بھی عنقریب انشاء اللہ مقرر کرنے کا وعدہ کیا۔ ایک عربی دان لڑکے کو جو تھوڑی عربی بولتا ہے۔ دین سکھانے اور انگریزی پڑھانے کیلئے ساتھ لے لیا۔

احباب اکرام دعا فرماویں۔ کہ یہ سیدھے سادھے غریب نو احمدی ۲۰ ہزار دیگر فینٹی غیر مسلموں اور پھر کل گولڈ کوسٹ کے ۱۵ لاکھ باشندوں کیلئے راہ ہدایت دکھلانے کا موجب ہوں۔

امیر مہدی سے رخصت ان کی ایک رویا

بوڑھا امیر مہدی مجھے رخصت کرتے وقت رو دیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ ہماری غربت اور مفلسی ہمارے راستہ میں روکاوٹ ہے۔ ہم جو چاہتے ہیں۔ وہ کر نہیں سکتے۔ میں نے تسلی دی۔ اور کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح انشاء اللہ ایدہ اللہ اس دور افتادہ جماعت کی تعلیم و تربیت کیلئے مناسب سامان کریں گے۔ اور احمدی جماعت اپنے ان افریقن بھائیوں کی دستگیری میں پوری کوشش کریگی۔ یہ شخص باخدا آدمی ہے۔ اور جس قدر اسلام کے نام لیوا ارض فینٹی میں موجود ہیں۔ وہ سب اسی کی سعی و تبلیغ کا نتیجہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس سعید روح کے مخلصانہ فعل کو پسند کیا۔ اور حضرت مہدیؑ کا پیغام اس تک پہونچا دیا۔ اور پھر اسے قبول کرنے کی توفیق دی۔ جس پر وہ بہت خوش ہے۔ جس روز میں سالٹ پانڈ پہونچا۔ امیر مہدی بیان کرتے ہیں۔ کہ اسی شب انہوں نے رویا میں دیکھا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان کے کمرے میں داخل ہوئے ہیں۔

رؤسا کے پیغام اور عباسا میں قیام

اکرافل کے قریب ایک بڑا امابین یعنی رئیس اعظم رہتا ہے۔ جو افریقن بت پرست ہے۔ اس کی طرف سے پیغام آیا۔ کہ جب آپ دوسری دفعہ آئیں۔ تو مجھے ملیں اور تبلیغ کریں۔ ایک اور گاؤں عباسا نام اکرافل کے قریب ہے۔ وہاں کے رئیس کا خط اور سواری جسے ہیمک کہتے ہیں۔ اور جو چار آدمی سروں پر اٹھاتے ہیں۔ آئی۔ اس گاؤں کے مسلمانوں نے رئیس کو آمادہ کیا تھا۔ کہ وہ مجھے اپنے ہاں بلائے۔ چنانچہ میں وہاں گیا۔ اور رئیس نے جلسے کا انتظام کیا۔ اور بت پرست مسیحی ویزلین جنکا یہاں مضبوط گرجا ہے۔ تقریر سننے کیلئے آئے۔ میں نے اسلام کے اصول بیان کئے۔ مجھ سے درخواست کی گئی۔ کہ میں اوامر و نواہی بیان کروں۔ شادی غمی کے احکام سناؤں۔ چنانچہ ۱½ گھنٹہ تک یہ سلسلہ سوالات وجوابات جاری رہا اور گاؤں کے سربرآوردہ لوگوں نے میرے پیغام کو توجہ سے سنا۔

چھ نو مسلم

اکرافل میں روانگی سے قبل دو بت پرستوں نے اسلام قبول کیا۔ اور عباسا میں وہاں کے ایک رئیس نے جس کا مکان عالی شان اور جس کے مکان میں اندرون افریقہ کا ایک گاؤں تصور کرتے ہوئے۔ نہایت ہی پرتکلف اور اعلیٰ درجہ کا سامان مثل میز۔ مسہریاں۔ لیمپ موجود تھا۔ سوالات کا جواب سننے کے بعد مجھے ایک رات اپنے مکان پر ٹھہرایا۔ اور قبول اسلام کیا۔ یہ شخص پہلے عیسائی تھا اور ویزلین چرچ سے تعلق رکھتا تھا انگریزی بول سکتا ہے۔ میں نے اکرافل کے دو نومسلموں کا نام محمد عبداللہ رکھا۔ اور عباسا کے رئیس کو جو پہلے ہیمفورڈ کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا عیسائی مذہب چھوڑنے پر ... عمر ... بھی مسلمان ہوئیں۔ ان کا نام کلثوم اور فاطمہ رکھا گیا۔ اللہ تعالےٰ سے امید ہے۔ کہ عباسا کا ... بھی انشاء اللہ اسلام قبول کرے گا۔ سالٹ پانڈ میں آنے پر کل ایک شخص نے اعلان اسلام کیا۔ اور اس کا نام بلال Bilal رکھا گیا۔ اللھم زد فزد بہت لوگ زیر تبلیغ ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ چاہے تو اس ملک میں مسلمان ہونے والوں کی تعداد سینکڑوں ہزاروں روزانہ ہوگی۔

افریقہ میں اسلام اور سخت جدوجہد کی ضرورت

ہندوستان اور دنیا کے مسلمان اس شخص کی شہادت کو صحیح سمجھیں۔ جو ساحل افریقہ پر میدان عمل میں بیٹھ کر اور واقعات پر نظر غائر ڈال کر لکھ رہا ہے۔ اور یقین کریں۔ کہ مسیحی مشنریوں کا منشور کہ اسلام افریقہ میں بسرعت تمام پھیل رہا ہے۔ مسیحی ممالک کو مشن بھیجنے اور روپیہ دینے پر آمادہ کرنے اور مسلمانوں کو غفلت میں رکھنے کی غرض سے ہے۔ اصل حالت یہ ہے۔ کہ علم۔ عزت۔ دولت۔ ثروت۔ سرکاری نوکریاں سب عیسائیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ ہر گاؤں میں گرجا اور مسیحی واعظ اور مسیحی جماعت ہے۔ اور مبلغین مسیح ہر ذریعہ سے جاہل و تعلیم یافتہ بت پرست کو مسیحی بنا رہے ہیں۔ مسلمانوں کے جن لڑکوں نے تھوڑی انگریزی پڑھی ہے۔ وہ سب عیسائی ہیں۔ سیرالیون۔ گولڈ کوسٹ اور نائیجیریا میں ایک بھی مسلمانوں کا ایسا مدرسہ نہیں۔ جس میں عربی و انگریزی کی تعلیم ہو۔ مسلمان تعلیم کی ضرورت کی طرف متوجہ نہیں۔ انگریزی کفر اور کافروں کی زبان ہے۔ اب یا تو کوئی بچہ بھی انگریزی نہ پڑھے۔ اور جاہل رہ کر عیسائیوں کے مقابلہ پر ذلیل زندگی بسر کرے۔ یا اگر پڑھے۔ تو واقعی کافر بن کر پڑھے۔ اور مسلمانوں کی جہالت نے بزرگوں اور افلاس ان کو نہ صرف عیسائیوں کی نظر میں ذلیل کر رہی ہیں بلکہ تعلیم یافتہ بت پرست بھی ان کو اور ان کے مذہب کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتا۔

لہذا یہ غلط ہے۔ کہ اسلام افریقہ میں سرعت سے پھیل رہا ہے۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ عیسائیت کا ہر جگہ غلبہ ہے۔ البتہ یہ امر ایک بالکل صحیح ہے کہ نئی تعلیم نے تعلیم یافتہ مسیحی کو تلاش حق کا شائق بنا دیا ہے۔ اور تعلیم یافتہ مسیحی افریقن بھی یورپین مسیحی کی طرح بہتر مذہب کا متلاشی ہے۔ خلاصہ یہ افریقہ میں جو کچھ بھی اسلام ہے۔ وہ خطرہ میں ہے۔ اس کی حفاظت سچے مسلمانوں اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک سے محبت رکھنے والوں کا اہم فرض ہے۔ اور اس حفاظت کے ساتھ اشاعت کے لئے بھی واقعی تعلیم یافتہ عیسائیوں اور ہر طبقہ کے بُت پرستوں کے درمیان بہت بڑا میدان ہے۔

پس ضرورت ہے کہ سفید رنگ عمدہ صحت رکھنے والے نوجوان جو بھوک پیاس کی پروا نہ کریں۔ اور جن کو اللہ کے راستہ میں جان تک دینے میں دریغ نہ ہو افریقہ میں حفاظت واشاعت اسلام کے لئے حضرت خلیفۃ ثانی کے حضور درخواستیں بھیجیں۔

جو لوگ میری اس شہادت اور اپیل کے بعد با وجود استطاعت اس طرف توجہ نہ کرینگے وہ یاد رکھیں کہ روز قیامت وہ اللہ اور اس کے رسول کے سامنے ذمہ وار ہونگے۔ اور ہر مسلمان بچہ جو مسلمان کہلا کر جاہل رہیگا اور بُت پرستوں کی طرح بے ختنہ اور برہنہ پھرے گا اور ہر مسلمان تعلیم یافتہ جو عیسائی رہے گا یا ہر عیسائی جو باوجود اسلام لانے پر آمادہ ہونے کے اسلامی مشن کی کمزور حالت کے باعث اسلام نہ لائیگا۔ ان سب کا عذاب ان کی گردن پر ہو گا۔ کاش! سیاسیات کے انہماک کی نسبت نصف توجہ بھی اسلام کی طرف کی جاتی ۔

سلسلہ سوال وجواب

میں جہاں جاتا ہوں۔ فقہ کے مسائل شادی و مرگ کی رسومات واحکام اور حلال وحرام پر سوالات ہوتے ہیں۔ اور لوگ کہنے لگے ہیں۔ ہم کو صحیح اسلام نہیں سکھایا گیا۔ مگر میں ان لوگوں کو کہتا ہوں کہ غریب ہوسا لوگوں نے اخلاص ومحبت سے جو کچھ جانتے تھے سکھایا۔ ان کا بھی شکریہ ادا کرو اور نیا علم جو آسمان سے اللہ تعالیٰ نے دوبارہ بھیجا ہے اسے سیکھو۔

ساحل سمندر اور دُعا

اس عالم تنہائی میں جبکہ ایک طرف کام کا بوجھ کندھوں پہ ہے۔ اور تفکرات کے اونچے پہاڑوں پر سے قصر مقصود بلند کلہ کوہ پر نظر آتا ہے۔ سوائے دُعا کوئی سہارا نہیں۔ میں اکثر سالٹ پانڈ کے گستاخ کنارہ پر (جہاں شوخ لہریں بلیوں اچھل کر ریتیلے ساحل کے ساتھ کبڈی اور لال پری کھیلتی رہتی ہیں اور جن کے کھیل کر گولڈ کوسٹ کے سیاہ فام کامل برہنہ تیراک گاہ گاہ کالے دیووں کی طرح سفید پریوں کے مجمع میں کود کر ایک آن کے لئے درہم برہم کرتے ہیں) جا بیٹھتا ہوں اور اپنے محسن اپنے اعزا اپنے احباب کو سمندروں کے پار ہندؔ اور جزائر میں بسنے والوں کو یاد کر کے خیر کا سائل ہوتا ہوں۔ اور پیارے مولوی غلام رسول راجیکی کی جھوک ایسی جگہ جہاں اسے کوئی نہیں سمجھتا خوب مزا دیتی ہے۔ اور میں جو کچھ شوق سے اور رقت سے پڑھتا ہوں وہ حسب ذیل ہے:۔

کون کوئی ہووے جاوے دیس رسول دے
حال سناوے جیہڑا اگے مقبول دے
کرم دی نظر اک لوڑاں سرکار دی
میں بھی ہاں بندی اک ایس دربار دی
سب گناہیاں وچوں وڈی بدکار میں
حال نہ کوئی کویں لنگھاں گی پار میں
کون نی سیو میرے دُکھڑے ونڈے نی
درداں دے سول چبھن دُکھاندے کنڈے نی
کوکاں پئی تتی میں تاں کنڈھے ہے زار دی
ہوئی اداس جیویں کونج پہاڑ دی
کھیلیں بہانیاں کدے بیڑا ضرور دے
پار لنگھا دیں مینوں پہلڑے پور دے
دیر نہ ہووے کرتی عرض منظور دے
جھوک مہدی والی

خاکسار عبد الرحیم نیر از سالٹ پانڈ گولڈ کوسٹ
مغربی افریقہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۷ مئی سنہ ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز مغرب)

تبلیغ کے لئے ہمت اور استقلال کی ضرورت

عیسائی مشنریوں کی تبلیغی کوششوں کے ذکر پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ یہ لوگ نہایت استقلال اور مستقل مزاجی سے کام میں لگے رہتے ہیں۔ اور اپنے کام کے نتائج کا بڑے صبر کے ساتھ لمبے عرصہ تک انتظار کرتے ہیں۔ ہندوستان میں عیسائی مشنریوں کی کوششوں کو کچھ وقعت نہیں دی جاتی تھی۔ اور لوگ سمجھتے تھے کہ ان کی محنت ضائع ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ چالیس لاکھ کے قریب عیسائی ہو گئے ہیں۔ اور اگر ہندوستانیوں نے اپنے بچاؤ کی کوئی کوشش نہ کی۔ بلکہ پہلے کی طرح چپکے بیٹھے رہے۔ تو بہت جلدی علاقوں کے علاقے عیسائی ہو جائینگے۔ عیسائیوں کو یہ کامیابی ان کی مسلسل اور لگاتار کوششوں کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔ جو کئی سال سے کرتے چلے آرہے ہیں۔ بعض ممالک میں تو قریباً سو سو سال تک یہ لگے رہے ہیں۔ اور پھر جا کر کوئی عیسائی ہوا ہے۔ میں عیسائی مشنریوں کے جو حالات پڑھے ہیں۔ انہیں جاوا کے متعلق لکھا ہے کہ وہاں ۱۸۱۸ء میں عیسائی مشنری گئے اور انہوں نے کوشش شروع کی۔ مگر ۱۹۰۸ء سے پہلے کسی ایک شخص نے بھی عیسائیت کو قبول نہ کیا اور ۱۹۰۸ء میں جا کر ایک شخص عیسائی ہوا۔ جس کے بعد عیسائیت کا دروازہ کھل گیا۔ اس عرصہ میں وہاں کے مشنری جو رپورٹیں بھیجتے تھے انہیں یہی لکھتے تھے کہ بڑی کامیابی ہو رہی ہے اور وہ اس طرح کہ ابتدا میں لکھتے۔ اب لوگوں میں ہمارے متعلق پہلے کی نسبت کم نفرت رہ گئی ہے۔ پھر لکھتے اب لوگ ہم سے نفرت نہیں کرتے پھر لکھتے اس سال ایک یا دو آدمیوں نے ہماری باتیں سنی ہیں۔ اگلے سال اس سے زیادہ تعداد بتاتے۔ پھر لکھتے کہ اتنے آدمیوں نے ہمارے ٹریکٹ لئے اور انکو پڑھا۔ اس قسم کی باتوں کو وہ اپنی عظیم الشان کامیابی بتاتے۔ اور مشن کی طرف سے ان کی بڑی تعریف

کی جاتی - اور جس قدر روپیہ کی ضرورت انہیں ہوتی مہیا کیا جاتا - آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ اب بڑی کثرت کے ساتھ وہاں عیسائی ہیں ٭

لیکن ہمارے آدمی بہت جلدی گھبرا جاتے ہیں اور کہہ اُٹھتے ہیں کہ ایک آدھ آدمی کے مسلمان ہونے سے کیا ہو سکتا ہے اس طرح تو خواہ مخواہ روپیہ ضائع ہو رہا ہے یا مثلاً نو مسلموں میں انکی ابتدائی حالت کی وجہ سے کوئی کمزوری دیکھیں تو کہدیتے ہیں ایسے مسلمان بنانے کا کیا فائدہ؟ حالانکہ کام کی ابتدائی حالتیں جس قدر ہمیں کامیابی ہو رہی ہے یہ بہت بڑی کامیابی ہے - اور اس سے ظاہر ہے کہ اگر ہم ہمت اور استقلال سے اپنی کوششوں کو جاری رکھیں تو خدا کے فضل سے بہت اعلیٰ اور بہت وسیع نتائج رونما ہونگے - میں تو ایک دو عیسائیوں کے مسلمان ہونے کی مثال وہی سمجھا کرتا ہوں جو شطرنج ایجاد کرنیوالے کی بیان کی جاتی ہے - کہتے ہیں جس نے شطرنج ایجاد کیا - وہ جب بادشاہ کے پاس اس ایجاد کو لے گیا تو بادشاہ بہت خوش ہوا اور کہا جو مانگنا چاہو - مانگو میں تمہیں دونگا - بادشاہ کا ارادہ تھا کہ اگر نصف سلطنت بھی مانگے تو دیدوں گا - مگر اس نے کہا کہ میں اور کچھ نہیں مانگتا - آپ مجھے شطرنج کے خانوں میں اس طرح کوڑیوں کے حساب سے رکھ کر دیدیں کہ ہر دوسرے خانے میں پہلے کی نسبت دوگنی مالیت ہو - بادشاہ نے سمجھا کہ اس نے نادانی سے کچھ نہیں مانگا - اس لئے کہا یہ کیا مانگتے ہو - کچھ اور مانگو - مگر اس نے اسی پر اصرار کیا - آخر بادشاہ نے کہا اسے جاؤ اور اسی طرح دیدو - خزانچی جاکر جب اُسے دینے لگا - تو ابھی تھوڑے ہی خانوں کے حساب سے دیا تھا کہ خزانہ خالی ہو گیا - اور بادشاہ کو آکر کہا کہ اب کیا دُوں - اسپر بادشاہ کو بھی بہت تعجب ہوا - تو گو اسوقت ایک ایک دو دو آدمی مسلمان ہوتے ہیں - لیکن یہ کوڑیوں والا ہی معاملہ ہے - خدا کے فضل سے ایک وہ دن بھی آئیگا کہ دُنیا دیکھ کر حیران رہ جائیگی - مگر اس کے لئے ہمت اور استقلال کی ضرورت ہے - اگر ہمارے مبلغین اس طرح استقلال سے لگے رہیں - اور خواہ کتنے سال لگ جائیں وہ ہمت نہ ہاریں - اور انکی امداد کی جائے تو بہت اعلیٰ نتائج نکل سکتے ہیں گو اسلام ایک ایسی صداقت ہے کہ اسکے منوانے کیلئے اسقدر عرصہ انتظار نہیں کرنا پڑیگا جسقدر عیسائیت کیلئے کیا جاتا ہے تاہم اس کیلئے بھی ہمت اور استقلال کی ضرورت ہے ٭

خطبۂ جمعہ

روزے کا فلسفہ

از مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب

۱۳ر مئی ۱۹۲۱ء

آیات شریفہ از یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام (الیٰ) ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون (سورہ بقرہ رکوع ۲۳)

اللہ بندوں کے لئے آسانی چاہتا ہے

خداوند تعالیٰ حکیم خدا ہے اس کا کلام عجیب طرز پر شروع ہوتا ہے - اور اس میں عجیب عجیب باتیں آتی ہیں - روزہ ایک ایسی چیز ہے - جس کو مشکل چیز خیال کیا جاتا ہے - مثلاً آجکل گرمی شدید ہے - بے روزے شخص کو بھی پیاس بے حال کر دیتی ہے - اگر انسان کو روزے میں مفید باتیں نہ بتائی جائیں - تو مشکل تھا کہ انسان روزے کا بوجھ اُٹھاتا - لیکن خدا تعالےٰ نے روزے کو فرض کرتے وقت ... بات بتائی - کہ یرید اللہ بکم الیسر - اللہ تم سے آسانی چاہتا ہے تنگی نہیں چاہتا - اس میں عجیب فلسفہ کی طرف اشارہ فرمایا - انسان کے اعمال کا اول مقصد یہ ہوتا ہے کہ خدا کی ناراضگی سے بچے - دوسرا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کا قرب حاصل ہو - اور اس کے فوائد حاصل ہوں -

انسان کی روح

نجات کیواسطے ایک کٹھن راستہ مقرر کیا گیا ہے - اور اسکو حاصل کرنا مشکل ہے - قرآن میں اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان انہ کان ظلوماً جھولاً (الاحزاب رکوع ۹) ہم نے ایک امانت زمین و آسمان وغیرہ کے پیش کی انہوں نے اٹھانے سے انکار کیا اور وہ اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس امانت کو اٹھالیا - کیونکہ وہ ظلوم و جہول تھا وہ امانت کیا تھی وہ شریعت تھی - اور شریعت کی امانت کے اٹھانے کا اہل بجز انسان کے اور کوئی نہیں ہو سکتا - کیونکہ اس میں دو وصف ہیں - اول یہ کہ انہ کان ظلوماً - محبوب کے لئے اپنی جان کو دکھ میں ڈال لیتا ہے (۲) یہ کہ جہول ہے اپنے حقیقی محبوب کے لئے اپنی جان اور تکلیف کو بھول جاتا ہے ان دونوں صفات کے باعث یہ اس قابل ہو گیا کہ وہ امانت جس کے اُٹھانے سے دوسرے عاجز تھے یہ اسکو اٹھا لے -

امانت کے بارے میں حکم

اب رہی امانت سو اس کے متعلق یہ حکم ہے - ان تؤدوا الامانات الیٰ اھلھا - (پارہ پنجم رکوع پنجم) کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو - خدا نے مختلف طاقتیں دی ہیں - یہ اس کی امانتیں ہیں - اور اس کے ادا کرنے کا عہد بھی کیا گیا ہے - ادائگی کے دو طریق ہیں - اول یہ کہ جب امانت دینے والا طلب کرے - اسوقت واپس کر دی جائے (۲) یہ کہ امانت دینے والا بتا دیتا ہے کہ کہاں کہاں اس کو صرف کیا جائے - خدا تعالیٰ نے جو امانت دی ہے - اس کے متعلق ہمیں فرمایا ہے کہ ہم اس کو کہاں کہاں صرف کریں - اور یہ بھی خدا تعالیٰ نے ہمیں اجازت دی ہے کہ ہم ان چیزوں کو جو خدا نے ہمیں دی ہیں - اپنے نفس پر بھی خرچ کر لیا کریں

انسان کے اخلاص کی شہادت

ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے لئے وہ مواقع نہیں - جو ہم خدا کی امانتیں پورے طور پر ادا کر سکیں - جیسا کہ آج ہم اپنی جانیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کر سکتے - لیکن اس کے لئے خدا تعالےٰ نے ایسے مواقع رکھے ہیں - جو قیامت کو بطور شہادت کے ہونگے - کہ اس شخص کو اگر موقعہ ملتا - تو یہ جان و مال خدا کی راہ میں خرچ کر دیتا - انہی مواقع میں سے ایک موقعہ روزہ بھی ہے - جو شخص خدا کیلئے روزہ رکھتا ہے - اس کا یہ روزہ شہادت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے لئے جان دینے کا موقعہ اس شخص کو ملتا تو یہ ضرور دیتا ٭

بقاء شخصی و نسلی

انسان کی شخصی بقاء کے لئے کھانا پینا ضروری ہے - لیکن خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ایک خاص وقت تک انسان کھانے پینے کو چھوڑ دیتا ہے - گویا اس نے اپنے بقاء شخصی کو قربان کر دیا -

اس سے کم از کم یہ شہادت ملتی ہے کہ اگر اس کو اللہ کے لئے جان دینے کا موقعہ ملتا۔ تو یہ ضرور دیدیتا۔ پھر بقاء نسل کھانے پینے کے علاوہ صحبت پر ہے۔ اس سے بھی ایک خاص وقت تک روکا جاتا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ انسان اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت اپنے نفس اور نسل کو قربان کرنے کو تیار ہے۔ ایک طرف نجات کے متعلقہ احکام کو دیکھو۔ اور دوسری طرف اس بات کو دیکھو کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے ان احکام کے ادا کرنے کے مواقع نکال دیئے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ جو کہا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے لئے آسانی چاہتا ہے۔ وہ درست ہے بیشک روزہ رکھنا مشکل ہے۔ لیکن اگر اس کا مقابلہ کیا جائے کہ یہ روزہ جان دینے اور نسل خدا کی راہ میں قربان کرنے کا قائمقام ہے۔ تو کس قدر آسان معلوم ہوتا ہے۔

پہلے تو یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے۔ اس سے روزے کی دقت رفع کی۔ پھر دوسری بات یہ فرمائی کہ روزے پہلوں پر بھی فرض ہوتے تھے۔ اس سے اس کام کو اور ہلکا کر دیا۔ اب یہ بتایا کہ رمضان میں فوائد بھی ہیں اور سب سے بڑا فائدہ یہ بتایا کہ:۔

روزے کے اور فوائد شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدیٰ والفرقان

اس آیت کے معنوں میں مفسرین نے کئی باتیں بتائی ہیں۔ مگر میری تحقیق یہ ہے کہ قرآن کریم کا نزول رمضان شریف میں شروع ہوا۔ اب بتایا کہ وہ کتاب جو رمضان میں نازل ہونی شروع ہوئی وہ کیسی ہے۔ فرمایا۔ اول وہ جامع شریعت ہے اور دوسرے اسمیں ہدایت کی کھلی باتیں ہیں۔ پس اس سے یہ نکلا کہ رمضان کا یہ فائدہ ہے کہ اسمیں الہام الٰہی نازل ہوتا ہے۔

وحی کا نزول وحی کے لئے صرف نیک اعمال ہی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ صفائی قلب اور اعلیٰ درجہ کی فطرت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ پس ہر ایک پر قرآن کی ایسی وحی نازل نہیں ہو سکتی۔ ہاں محمد صلعم کی فطرت چونکہ اعلیٰ اور ان کا آئینہ قلب بہت صاف تھا۔ اسلئے ان پر قرآن نازل ہوا۔ باقی جو شخص رمضان کے احکام پر خدا کیلئے عمل کریگا۔ وہ اپنی فطرت کے مطابق الہام الٰہی کی نعمت سے حصہ پاسکتا ہے۔

قبولیت دعا پھر بتایا کہ دوسری برکتوں میں سے ایک بڑی برکت دعا کی قبولیت کی ہے کہ وہ اس ایک خاص خصوصیت رکھتی ہے لیکن اسکے لئے بھی دو باتیں ہیں۔ اول یہ کہ جو شخص خدا سے بات منوانا چاہتا ہے۔ ضروری ہے کہ وہ خدا کی باتیں مانتا ہو۔ خدا کی فرمانبرداری کرے۔ دوسرے یہ کہ ولیومنوا بی۔ اسپر ایمان رکھے۔ حدیث میں ہے۔ انا عند ظن عبدی بی۔ کہ اللہ کے متعلق اللہ کا بندہ جس قسم کا گمان رکھتا ہے۔ خدا اس سے ویسا ہی سلوک کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود بار بار فرمایا کرتے تھے۔ کہ خدا کے جو برگزیدہ بندے ہوتے ہیں۔ ان کو خدا کچھ اور ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ نعوذ باللہ خدا بدل جاتا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان سے خدا کا سلوک بدل جاتا ہے۔

پس جب انسان اپنی حالت میں تبدیلی کر لیتا ہے اور خدا کی باتیں مانتا اور اسپر ایمان و یقین رکھتا ہے تو اس کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔

پس رمضان اول مومن کے لئے بطور شاہد کے ہو جاتا ہے۔ جیسے حضرت ابراہیم کا بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہونا ثبوت تھا اس امر کا کہ اگر حکم ہو تو وہ بیٹے کو ذبح کرنے میں دریغ نہ کرینگے اسی طرح مومن کے لئے روزے میں تمام جائز چیزوں سے باز رہنا شہادت ہو جاتا ہے۔ پھر خدا کی ہمکلامی کا شرف اپنی حیثیت کے مطابق پاتا ہے

بعض لوگ روزے کو ضائع کر دیتے ہیں حدیث میں ہے کہ کئی لوگ روزہ رکھتے ہیں۔ مگر ان کا روزہ روزہ نہیں ہوتا۔ بلکہ محض فاقہ کشی ہوتی ہے۔ ان کے لئے کوئی اجر نہیں ہوتا۔ وہ روزے ایسے ہوتے ہیں کہ منہ کا اور پیٹ کا روزہ ہوتا ہے مگر زبان اور کان اور آنکھ کا روزہ نہیں ہوتا۔ اس لئے تمام مکروہ اور ناپسندیدہ باتیں ممنوع ہیں۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے روزوں کو قبول کرے۔ اور ہمارے روزے محض پیٹ کے روزے نہ ہوں۔ بلکہ ہمارے ہر عضو کے روزے ہوں + جب دوسرے خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ آنحضرت صلعم رمضان میں جبرئیل سے دور کیا کرتے تھے اس مہینہ میں قرآن کی کثرت سے تلاوت ہونی چاہیئے (جیسی ہمارے یہاں ہوتی ہے) دوسرے آنحضرت صلعم ان ایام میں بہت سخاوت فرماتے تھے اسلئے صدقہ وخیرات بھی کثرت سے کرنا چاہیئے

روغن مسیحائی ۲۴

یہ روغن مسیحائی ایجاد کردہ مولوی انوار حسین خانصاحب احمدی رئیس شاہ آباد کا ہے جنہوں نے ۲۰ سال تجربہ کیا ہے جو مرض سل میں نہایت درجہ مفید ثابت ہوا ہے۔ سل کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ خوراک اور جسم کو بڑھاتا ہے۔ علاوہ اس کے کھانسی اور نزلہ کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس وقت تک جس کے صدہا شاہد موجود ہیں۔ اس روغن کا ہر گھر میں رہنا مفید خلایق ہے۔ اکثر پردہ نشین مستورات میں یہ مرض کثرت سے پایا جاتا ہے۔ فی تولہ صہ ۶ ماشہ عہ ۳ ماشہ عہ

المشتھر ـ سید عزیز الرحمٰن قادیان دارالامان

عشق زرجام

اس نسخہ کو تمام حکماء نے مانا ہوا ہے۔ جو اپنے مجربات خواص و عوام میں بے مثل ثابت ہوا ہے۔ علاوہ مردوں کے عورتوں کیلئے بھی بیحد مفید ہے۔ ڈمیانہ اور نکس وامیکا سے سبقت لیگیا ہے۔ اسکے نام میں پورا نسخہ موجود ہے۔ جو اصحاب خود بنانا چاہیں۔ لہ کے ٹکٹ روانہ فرمادیں۔ اس کا نام ہم نے ڈرپے بہار رکھا ہے۔ قیمت گولیاں فی درجن عہ

المشتھر ـ سید عزیز الرحمٰن قادیان دارالامان

احمدیہ فرنیچر کمپنی

جو احمدی احباب تجارت میں شریک ہونا چاہیں۔ اس پتہ سے قواعد تجارت طلب فرمادیں۔ "حامد حسین خانصاحب احمدی ناظر محلہ خیر نگر میرٹھ" اس کے علاوہ ہر قسم کا مال میز۔ کرسی مسہری وغیرہ ساخت بریلی قادیان میں موجود رہیگا۔ جو اصحاب فرمائش کریں روانہ ہوگا۔ تاجروں کیواسطے براہ راست کفایت روانہ کیا جاویگا۔ احمدی تاجروں کے نام بلٹی وی پی روانہ ہوگی۔ باقی اصحاب سے پیشگی آنے پر۔ اسکی شاخیں بالفعل قادیان۔ پشاور۔ بریلی۔ سفوری قایم ہوئی ہیں۔ ہیڈ کوارٹر میرٹھ رہے گا۔

المشتھر

سید عزیز الرحمٰن ـ قادیان دارالامان

فہرست گھڑی ۲۴

رمضان المبارک میں عموماً گھڑیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن دوستوں کو گھڑی منگانا ہو۔ صرف ایک کارڈ لکھ کر ہم سے فہرست طلب کریں۔ اگر بہت جلدی ہو۔ تو قیمت کی تعیین فرمادیں انشاء اللہ عمدہ گھڑی احتیاط کے ساتھ بھیج دی جائے گی۔

المشتھر

ایچ سخاوت علی احمدی واچ سیلر صدر بازار شاہجہانپور

ضرورت ۲۴

تین نارمل پاس شدہ کی ہائی سکول میں ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ تمام درخواستیں ہیڈ ماسٹر کے نام بمع نقول سندات آنی چاہئیں

افسر ہائی سکول قادیان

الخطبہ ۲۴

دو نوجوان لڑکوں کے واسطے جن کی تنخواہ ۵۴ اور ۲۸ روپیہ ماہوار علے الترتیب ہے رشتہ کی خواستگاری ہے۔ لڑکیاں کنواری۔ نیک مقبول صورت ہوں۔

خط و کتابت ـ ایم۔ ایس۔ معرفت امور عامہ قادیان ہووے

ناظر امور عامہ

الخطبہ ۲۴

سید قوم کی دو بالغ لڑکیوں کے رشتہ کیلئے جو اچھی خوش شکل امور خانہ داری سے واقف اور معمولی تعلیم یافتہ ہیں۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ خوش شکل تعلیم یافتہ صاحب روزگار لڑکے قوم سے سید ہوں ورنہ مغل پٹھان قریشی قوم سے ہوں بہت جلد ناظر امور عامہ کے نام درخواست کریں۔ والسلام

ناظر امور عامہ

صرف دو ورق پر تمام قرآن مجید ۲۴

قرآن شریف تو آپنے بہت سے اور ہر قسم کے دیکھے ہونگے۔ مگر جو جدت ہم آپ کو دکھانا چاہتے ہیں آپ نے کبھی نہیں دیکھی ہوگی۔ قرآن مجید میں ہر... وہ آپنے شاید ہی کہیں دیکھی یا سنی ہو یہ پورا قرآن مجید صرف دو ورقوں پر نہایت صنعت کے ساتھ لکھا ہوا ہے پھر خوبی یہ کہ باوجود بیحد باریک لکھا ہونے کے صاف طور پر ننگی آنکھ سے بخوبی پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ کمال نہیں تو اور کیا ہے۔ ہدیہ صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ۔ شیخ انور الدین پانی پت

تجربہ کار انجن ڈرائیور کی ضرورت

ہم کو ایک کروڈ آئیل انجن ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی ڈرائیور صاحب جو کروڈ آئیل انجن سے خوب واقف ہوں۔ اپنے مشاہرہ سے یا دیگر شرائط سے اطلاع بخشیں۔

مینیجر سٹور احمدیہ قادیان پنجاب

آٹا پیسنے کی چکی ۱۱/۱۲

یا لوہے کا خراس آہنی ہلکا چلنے والا اور بیلنہ ہائے ہر قسم کارخانہ میں تیار رکھے جاتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام ہر قسم عمدہ صفا تیار ہوتا ہے۔ نرخ کا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔

مستری غلام حسین محمد شفیع آئرن فیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور

ایک نادر موقعہ ۶/۲۴

اندرون شہر قادیان دارالامان نزد مسجد مبارک متصل مکان مفتی محمد صادق صاحب ایک قطعہ اراضی سکنی تعدادی اندازاً ۲۰ مرلے (یعنی پانچسو مربع گز) قابل فروخت ہے جو صاحب خریدنا چاہیں۔ احقر سے طے کریں۔

خاکسار

سید عزیز الرحمٰن مالک عزیز ہوٹل قادیان دارالامان

ہندوستان کی خبریں

زمانہ غدر کے ایک افسر کا انتقال سر الفریڈ گلنسری جو زمانہ غدر کے چند باقی ماندہ افسران میں سے تھے اور جنہوں نے لارڈ رابرٹس کے ساتھ جنگ افغانستان میں بھی کام کیا تھا۔ پنشن لینے کے بعد شوبرا (متصل شملہ) میں سکونت گزیں ہوگئے تھے۔ گذشتہ شنبہ کو شوبرا ہی میں انتقال ہوگیا۔

کلکتہ میں ریلوے ہڑتالیوں کا باہمی فساد ایسوسی ایٹڈ پریس ایجنسی کا ۱۳ مئی کا برقی پیغام کلکتہ سے مظہر ہے۔ کہ مشرقی بنگال ریلوے کے کارخانوں کے ملازمین کی جو ہڑتال گذشتہ تین ماہ سے جاری تھی۔ اس کا نتیجہ نکلا۔ کہ کل ایک سخت فساد ہڑتالیوں کے درمیان بپا ہوا۔ مسلمان ہڑتالیوں کی ایک بڑی تعداد جنہوں نے کام شروع کر دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔ کارخانہ کی طرف جا رہی تھی۔ کہ ہندو ہڑتالیوں نے جو کام پر جانے کو رضامند نہ تھے ان پر حملہ کیا۔ جنمیں کئی ہزار آدمی شامل تھے۔ اور ان میں فریقین کے ۲۵ سے زیادہ آدمی مجروح ہوئے۔ مسلح پولیس بلائی گئی۔ اور اس کی مدد سے بارہ آدمیوں کو گرفتار کیا گیا۔

دفتر مرہٹہ میں آتشزدگی پونہ ۱۱ مئی۔ آدھی رات کو کل اخبار کیسری اور مرہٹہ کے گودام کاغذ میں آگ لگ گئی۔ فائر انجن اور ہزاروں لوگوں کی جانفشاں کوششوں کے باوجود آگ فرو نہ ہو سکی نقصان کا اندازہ ۵۰ ہزار روپیہ کیا جاتا ہے۔

سکھ ابھی ستیہ آگرہ نہ کریں ستیہ آگرہ کے متعلق سردار بزدان سنگھ مسٹر گاندھی سے مشورہ لینے گئے تھے۔ انہوں نے یہ مشورہ دیا۔ سکھ ابھی ستیہ آگرہ نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ نان ورنت مکمل طور پر کرنا چاہیئے۔ اور اپنی اندرونی کمزوریوں کو دور کرنا چاہیئے۔

ہز ایکسلنسی وائسرائے کی ہندو پر دازدل کو نصیحت الہ آباد ۔ ۱۳ مئی ہز ایکسلنسی وائسرائے کی تقریر پر جو حال ہی میں بمقام شملہ ہوئی تھی "پائونیر" نے ذیل کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

لارڈ ریڈنگ نے ان خطرات کی نہایت صحت کے ساتھ ہبرائی کی ہے۔ جو رونما ہو سکتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس تقریر میں۔ استدعا مخفی ہے۔ کہ ایجی ٹیشن کے سرغنوں کو موقعہ دیا جائے۔ کہ وہ پھر ان لوگوں کی صفوں میں شامل ہو جائیں جو اپنے سیاسی عقاید کی تبلیغ و اشاعت کیلئے وہ طریق کار برتتے ہیں۔ جو حکومت خود اختیاری کی فیاضانہ تجویز کے مطابق انہیں حاصل ہیں۔

حج اور حکومت ہند شملہ ۱۳ مئی سرکاری اطلاع ہے کہ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ مفلس حاجیوں کو ہندوستان واپس لانے کیلئے ایک فنڈ کھولا جائے۔ جس کا انتظام غیر سرکاری ہاتھوں میں ہو۔

جرمنی میں تار و ٹکٹ کی روانگی شملہ ۱۳ مئی۔ جرمنی کو تا اطلاع ثانی کوئی معمولی تار نہ بھیجا جا سکے گا۔

زمین زیر زراعت کے مسودات قانون مسٹر ہر کشن لال اجلاس پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں ایک مسودہ قانون حصول اراضی برضا جوئی بغرض مقاصد صنعت حرفت پیش کرینگے۔ جس سے ان تکالیف کا سدباب ہو جائے گا۔ جو قوانین انتقال وغیرہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

سوراج والوں کو اتنا چندہ نہیں ہوا۔ جتنا مخالفین کو الہ آباد ۔ ۱۳ مئی لیڈر مظہر ہے۔ کہ دو ہفتہ میں ان صوبجات میں مخالف انقلاب مجالس کے لئے اس سے بہت زیادہ چندہ جمع ہوا ہے۔ جتنا کہ گذشتہ چار ماہ میں تلک سوراج فنڈ کے لئے ہوا ہے۔

مسٹر یعقوب حسن کی گرفتاری پر دو ہزار انعام کالی کٹ کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ نے ان چند پولیس افسروں اور کانسٹیبلوں کو دو ہزار روپیہ انعام دینے کیلئے منظور کیا ہے۔ جنہوں نے مسٹر یعقوب حسن وغیرہ کو گرفتار کیا تھا۔

مسٹر کننگ کا اکالی کو نوٹس مسٹر کنگ سابق کمشنر لاہور نے اخبار اکالی کی کمیٹی کو نوٹس دیا ہے۔ کہ اخبار اکالی کے ۔۔۔ کے نمبر میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں واقعہ ننکانہ کی ذمہ واری مسٹر کنگ کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ اس کے متعلق پانچ دن کے اندر اندر معافی مانگیں۔ ورنہ ہرجانہ کی نالش کی جائیگی۔

ریاست بھوپال میں شراب کی قطعی بندش معلوم ہوا ہے کہ۔ بیگم صاحبہ بھوپال نے اپنے ۶ مئی کے فرمان میں یہ حکم صادر کیا ہے۔ کہ یکم اکتوبر ۱۹۲۱ء سے حدود ریاست میں شراب قطعی فروخت نہ ہوگی۔

پنجاب میں تلک سوراجیہ فنڈ کی فراہمی ۱۳ مئی تک تلک سوراجیہ فنڈ میں پنجاب سے ۲ لاکھ ۱۴ ہزار ۔۔۔ روپیہ آیا۔

مسٹر گاندھی اور وائسرائے کی ملاقات ۱۳ مئی کو وائسرائے نے مسٹر گاندھی سے ملاقات کی اور ۱۵ مئی دوپہر کے بعد عید گاہ میں ایک بھاری جلسہ ہوا۔ مہاتما گاندھی سے اپیل کی گئی۔ کہ وائسرائے کے ساتھ آپ کی جو ملاقات ہوئی ہے۔ اس کا نتیجہ بیان فرمائیں۔ مسٹر گاندھی نے فرمایا کہ میں پنڈت مدن موہن مالوی کی درخواست پر لارڈ ریڈنگ سے یہ خیال لے کر ملنے آیا تھا۔ کہ عدم تعاون کا معاملہ ان کے سامنے پیش کروں۔ ایک سرکاری افسر کے سامنے اپنا معاملہ مجھے پیش کرنے میں کوئی ہرج معلوم نہیں ہوتا۔ چنانچہ شملہ پہنچ کر میں نے وائسرائے کو ملاقات کیلئے چٹھی لکھی۔ ملاقات فوراً منظور کر لی گئی۔ وائسرائے کے ساتھ میری طویل گفتگو ہوئی۔ انہوں نے میرے خیالات کو بڑے تحمل سے سنا۔ میں نے یہ امر اچھی طرح واضح کر دیا۔ کہ کیوں عدم تعاون کیا جانا چاہئے دوسری طرف سے لارڈ ریڈنگ نے بھی حکومت کی مشکلات پیش کیں۔

ہندوستانی وفد کی مراجعت بمبئی ۱۳ مئی ڈاکٹر انصاری انگلستان کے سفر سے واپس ہو کر آج علی الصباح جہاز کیلئے ۔۔۔ بمبئی پہنچے۔ ڈاکٹر صاحب نے روداد سفر کا خلاصہ یہ بتایا ہے۔ کہ جن سوء حالات کے ماتحت ہمارا وفد لنڈن روانہ ہوا۔ اور جس افراتفری کے عالم میں انگلستان پہنچا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہم وہ مفید کام انجام نہ دے سکے جو ہمارے امکان میں تھا۔ ہم وقت پر صلح کانفرنس میں شریک بھی نہ ہو سکے وزیر ہند اور وزیر اعظم ہندوستان کی نازک حالت کو محسوس کرتے ہیں۔ وزیر اعظم کے خیالات اب اس قدر مخالفانہ نہیں رہے

ممالک غیر کی خبریں

سویڈن میں سزائے موت کی موقوفی لنڈن - ۸ رمئی - اسٹاک ہالم کا تار مظہر ہے کہ پارلیمنٹ کے ہر دو ہاؤس نے ایک مسودہ قانون پاس کیا ہے جس کی رُو سے سزائے موت موقوف کر دی گئی ہے۔

افواج کی واپسی اخبار "پاؤنیر" کا طہرانی نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ منجیل سے انگریز اور بولشویک دونوں اپنی فوجیں واپس بلا رہے ہیں۔

فوجوں کے ہنگامے کوئلہ کی کانوں کے متعلق تازہ خطرہ یہ ہے کہ فوجوں کا جس قسم کا ہنگامہ ایڈر منار میں ہوا تھا ویسے ہی ہنگامہ کو بچسٹر اور ڈونکاسٹر میں ہوئے ہیں۔ جو کمیونسٹوں کی انگیخت کا نتیجہ ہیں۔

کوائف افغانستان سرحدی قبائل کے تقریباً چلہ دو ماہ قیام کی وجہ سے اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ آئے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ انگریزی اور افغانی معاہدہ صلح کے متعلق ان سے کوئی مشورہ نہیں کیا گیا۔ اور جہاں تک ان کو کابل میں سُنی سنائی باتوں سے پتہ چل سکا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ انگریزوں اور افغانوں کے درمیان معاہدہ صلح کا ہو جانا بہت اغلب ہے۔

انگریزوں کے ساتھ امیر کابل کی شرائط صلح اخبار ... انڈین پنڈنٹ کو معلوم ہوا ہے کہ افغانستان نے انگریزوں کے سامنے عہدنامہ کے لئے مندرجہ ذیل شرائط پیش کی ہیں۔

(۱) گورنمنٹ ہند کے ذمے افغانستان کا جس قدر بقایا امدادی روپیہ ہے۔ ادا کر دیا جائے۔ نیز سابق امیر کے عہد میں انگریزوں نے جو روپیہ ادا نہیں کیا تھا۔ وہ بھی ادا کر دیا جائے۔

(۲) گورنمنٹ ہند ٹیکس کے بغیر اسلحہ اور گولہ بارود افغانستان کی طرف آنے دے۔

(۳) وزیرستان کو افغانستان کے حوالے کر دیا جائے۔

(۴) افغانستان کا یہ حق تسلیم کیا جائے کہ غزنی قندہار اور جلال آباد میں غیر ملکی سفیر رہیں۔ نیز اس حق کا احترام کیا جائے۔

ممبران پارلیمنٹ کی تنخواہیں لنڈن - ۱۱ رمئی - دارالعوام میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اسکے ممبروں کی تنخواہیں بڑھا دی گئیں۔ مگر ان پر انکم ٹیکس نہیں لگایا جائیگا۔ اور ان کو لنڈن سے ان کے حلقہ تک موسم بھر کا سفری ٹکٹ دیا جائے گا۔

کردوں کے خلاف مہم ایتھنز - ۱۱ رمئی - ایک نیم سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کردوں نے مصطفےٰ کمال پاشا کی ایک رجمنٹ پکڑ لی ہے۔ جو نورالدین پاشا کی ماتحتی میں تھی۔ اسوجہ سے مصطفےٰ کمال پاشا نے نشاط پاشا اور نوری پاشا کو کردوں پر چڑھائی کے لئے بھیجا ہے۔ جارجیا کی فوج بھی اس میں ممد ہوگی۔

البانیہ میں بولشویزم ایتھنز - ۱۱ رمئی - البانیہ کی اطلاع سے ظاہر ہے کہ بالشویکی اور کمال کے ایجنٹ البانیہ میں اپنے خیالات کی اشاعت کر رہے ہیں۔

سیلشیا میں جنگ عظیم کا اندیشہ لنڈن - ۱۰ رمئی - اپر سیلشیا کی حالت نازک ہے پولینڈ اور جرمنی کے درمیان ایک عظیم جنگ کے چھڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ ہزاروں مسلح جرمنوں کا اجتماع ہو رہا ہے۔

قسطنطنیہ - دردانیال اور باسفورس کی غیر جانبداری لنڈن - ۱۱ رمئی - قسطنطنیہ کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ دول متحدہ کے کمشنروں امرا البحر اور جرنیلوں کی ایک مجلس منعقد ہوئی جسمیں قرار پایا کہ قسطنطنیہ۔ باسفورس اور دردانیال کو یونانی اور ترکوں کی آویزش میں غیر جانبدار سمجھا جائے۔ چنانچہ یونانی۔ قسطنطنیہ کو اپنا فوجی مرکز نہ بنا سکینگے ان کی فوج انتہائی حد تک گھٹا دی جائیگی۔ اور ان کے جنگی جہاز تین میل پیچھے ہٹا دینگے۔

ہندوستانی پلٹنوں کی تعداد لنڈن - ۱۰ رمئی - دارالعوام میں مسٹر مانٹیگو نے بیان کیا ہے کہ قرار پایا ہے۔ کہ ہندوستانی سپاہیوں کی پیادہ پلٹنوں کی تعداد اسی قدر رکھنے کی تجویز ہے۔ جس قدر کہ جنگ سے قبل تھی۔

جرمنی میں صورت معاملات کی نزاکت لنڈن ۹ رمئی - عنقریب برلن میں ایک اہم سیاسی مسئلہ کا تصفیہ ہونیوالا ہے۔ جس کا اثر یورپ کی سیاسی صورت حالات پر بہت گہرا اثر پڑیگا۔ ہر مسٹر سیمن ہیر سفیر پیرس کو مجلس مصالحت مرتب کرنے میں کامیاب نہیں ہوئی۔ رائے عامہ تازہ تحریری تجاویز کو رد کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

نیروبی میں یورپین اور ہندوستانیوں کی بے نتیجہ کانفرنس لنڈن ۹ رمئی - نیروبی کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ حق انتخاب حق ملکیت اراضی اور قانون علیحدگی کے متعلق جملہ مضامین پر غور کرنے کے لئے زیر صدارت جنرل نارتھے یورپین اور ہندوستانی نمائندوں کے درمیان جو کانفرنس منعقد ہوئی اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

ڈیوک کا ہندوستانی دورہ ہزرائل ہائنس ڈیوک آف کناٹ کے سابق شاندار دورہ ہند کے متعلق سحر کی تصاویر انگلستان میں دکھلائی جا رہی ہیں۔

عام ہڑتال کا اندیشہ لنڈن - ۱۰ رمئی - شمالی انگلستان کی اطلاع کی میٹنگوں میں ریزولیوشن پاس کر کے کارکن حکام سے مطالبہ ہڑتال کیا ہے اس سے عیاں ہے کہ ملازمان ریل اور باربرداری کی انجمنیں ایک عام سٹرائک کی طرف جا رہی ہیں۔

یونان ترکی اور برطانیہ لنڈن ۷ رمئی - اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے معتبر ذرائع کی بنا پر پیرس کی اس اطلاع کو غلط بتایا ہے کہ برطانیہ ایتھنز اور حکومت انگورا کے مابین مصالحت کرانے کی غرض سے ایک درمیانی شخص کی حیثیت کا کام کر رہا ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر مالکان کمپنی شائع ہوا)